3895-خطرناک کھیل کھیلنے کا حکم

سوال

خطرناک کھیل اور ورزش مثلا بلند رسی پر چلنا، اور اونچی اور بلند جگھوں سے چھلانگ لگانا، اور سانپوں کے پنجرے میں بند ہونا وغیرہ کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

جس طرح شریعت اسلامیہ نے اپنے بدن
اور جسم کا خیال رکھنے اور اس کی دیکھ بھال کا حکم دیا ہے، اسی طرح بدن کو کسی بھی
قسم کا نقصان اور ضرر دینا بھی حرام کیا ہے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا
فرمان ہے :

" نہ تو کسی کو نقصان اور ضرر
پہنچاؤ، اور نہ ہی خود نقصان اٹھاؤ"

اسے ابن ماجہ نے کتاب الاحکام حدیث
نمبر (2332) اور امام احمد نے حدیث نمبر (2719) اور امام مالک نے موطا حدیث
نمبر (1234) میں روایت کیا ہے.

علماء کرام نے خطرناک کھیل اختیار
کرنے میں کلام کی ہے :

فقہ حنفی کی کتاب "الدر المختار"
کے مصنف کہتے ہیں :

(... اور اسی طرح ہر ماہر شخص جو
اپنی سلامتی کو قائم رکھ سکتا ہو خطرناک کھیل مثلا تیر انداز پر تیر پھینکنا، اور
سانپ کا شکار کرنا کھیل سکتا ہے ...).

دیکھیں : الدر المختار (404/6).

پہلی شرط :

مہارت و تجربہ اوراس طرح کے کھیل کو
اچھی طرح سمجھنا، اوریہ مہارت و تجربہ باربار کھیلنے اورکثرت کے ساتھ مشق کرنے
سے ہی حاصل ہوگی، اوراتنی ٹریننگ کی جائے کہ اچھی طرح مہارت حاصل ہوجائے، اوراگر
اسے سیکھنے اورٹریننگ کرنے کی بنا پرکوئی فرض ضائع ہوتا ہویا پھرکوئی سنت ختم
ہورہی ہو، یامندوب رہ جائے توپھریہاں حرام ہونے کا قول ہی کہا جائیگا، لیکن اگر
تربیت وٹریننگ اس کے بغیرہو توپھریہ جائزہے، اوراسی طرح اس کودیکھ کرتفریح
حاصل کرنا بھی جائزہوگا.

دوسری شرط :

کھلاڑی کے غالب گمان اپنی سلامتی ہو،
اوراگرعدم سلامتی کا ہلکا ساگمان ہو، یا پھر سلامتی میں شک ہو تواس وقت یہ کھیل
حرام ہوگا، کیونکہ یہ اسے ہلاکت میں ڈالنے کی طرف لے جانے کا باعث ہے، اورہمیں
اللہ تعالی نے اپنے آپ کوہلاکت میں ڈالنے سے منع فرمایا ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اورتم اپنے آپ کوہلاکت میں مت ڈالو} البقرۃ(195).

تیسری شرط :

وہ کھیل مال پرنہ ہو، کیونکہ اس طرح
کے لہوولعب میں عوض رکھنا حرام ہے، اس لیے کہ یہ ناحق لوگوں کا مال کھانا شمار
ہوتا ہے، جبکہ اس وقت کوئی فائدہ بھی حاصل نہیں ہوگا.

دیکھیں : بغیۃ المشتاق فی حکم اللھو
اللعب والسباق صفحہ نمبر(156–157).

میں کہتا ہوں : اورباقی سب اوقات کو
چھوڑکراسے خوشی سرورکے ایام کے ساتھ مقید کرنا ایسی شرط ہے جوسابقہ شروط میں
درج ہونا متعین ہے، اس اعتبار سے کہ اس قول کے صحیح ہونے کی جودلیل مسجد میں بعض
حبشیوں کا کھیلنے والی بعض روایات سے دی گئی ہے، تووہ ایام عید کے ساتھ مقید ہے،
اورسب خوشی وشرورکے مواقع اسی معنی میں آتے ہیں.

اور اسی طرح اس کے جائز ہونے کے لیے

یہ بھی شرط ہے کہ وہاں مرد و عورت کا اختلاط نہ ہو، اور کھلاڑیوں کا ستر بھی ننگا

نہ ہو، اور جادو والے کھیل منع ہوں.